احکام القرآن کی تاریخ تدوین اور عصر حاضر کی نمائندہ کتب پر تبصرہ: ایک تحقیقی جائزہ

The History of Codification of Aḥkām ul Qurān and Commentary on Contemporary Representative Books: A Research Overview

Dr. Muhammad Noman
Assistant Professor, Department of Islamic & Arabic Studies,
University of Swat
Email: numanm964@gmail.com

Muhammad Mahroof
Lecturer, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: muhammadmaroof@hu.edu.pk

Muhammad Arif
Teaching assistant, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: arif.hu1981@yahoo.com

ABSTRACT

Many verses of the Holy Qurān contain juristic injunctions and complexities. In the era of Prophet Muḥammad Ṣallallāhu ’Alayhi Wa Sallam, the companions had no problem in understanding the Holy Qur’an due to its revelation in ’Arabic Language as they were adept in ’Arabic. And if they confronted difficulty somewhere, they would turn to Prophet Muḥammad Ṣallallāhu ’Alayhi Wa Sallam and He Ṣallallāhu ’Alayhi Wa Sallam would explain the verse or whatever problem the companions faced. During the life of Prophet Muḥammad Ṣallallāhu ’Alayhi Wa Sallam it was golden time for Muslims. During this time, legislation, and interpretation of the scripture was done by Prophet Muḥmmad Ṣallallāhu ’Alayhi Wa Sallam himself. When Prophet Muḥmmad Ṣallallāhu ’Alayhi Wa Sallam left, the companions sometimes, developed differences in considering and interpreting the verses of the Qur’an specific to injunctions. The reason for the difference was that the companions shared their understanding of

the verse and then, another companion would come up with more accurate and clearer explanation the first had to change his meaning of the verse. After the time of Prophet-hood and that of the companions, A'immah Kiarām (Grand Scholars), Jurists, and Scholars of Islām ordained certain guidelines and principles in the light of the Qur'an and Sunnah in the light of which solutions to complexes were deduced. Books have been written on the methods of deduction from the Qur'an which are called Aḥkām Ul Qur'an. In this treatise, we have discussed the history of codification of Aḥkām Ul Qur'an and commentary on contemporary representative books.

Keywords: History, Aḥkām Ul Qur'an, Sunnah, representative books, juristic.

تمہید

قرآن کریم کے اندر بہت سی آیات ایسی ہے جو فقہی احکام ومسائل پر مشتمل ہیں قرآن کریم چونکہ عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور عہد رسالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم عربی زبان پر عبور رکھتے تھے اس لئے قرآن کریم کو بخوبی سمجھتے تھے اور اگر کسی جگہ سمجھنے میں گرانی ہوتی تو آپ حضرات آپ ﷺ کی طرف رجوع فرماتے تو آپ ﷺ اسکی تشریح وتوضیح فرما دیتے تھے۔ عہد نبوی ﷺ مسلمانوں کیلئے سنہری دور تھا اس دور میں قانون سازی اور قرآنی آیات کی تشریح وتوضیح آپ ﷺ خود کیا کرتے تھے، آپ کی وفات کے بعد قرآنی آیات الاحکام پر غور وفکر کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں بھی بعض اوقات ایک دوسرے سے فقہی اختلاف ہو جاتا تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ جس صحابی نے کسی آیت قرآنی کا جو مطلب ومفہوم سمجھا وہ اسے بیان کر دیتا تھا، پھر اگر دوسرا صحابی ایسا مطلب ومفہوم بیان کرتا جو پہلے سے زیادہ واضح ہوتا اور صحیح ہوتا تو وہ اس کی کی طرف رجوع کر لیتے تھے، گویا حق وصداقت کی ہر وقت جستجو میں رہتے تھے حتی کہ حق کے مقابلہ میں اپنی ذاتی رائے کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔

عہد رسالت اور عہد صحابہ کے بعد ائمہ کرام، فقہاء کرام، علماء نے قرآن وسنت کی روشنی میں ایسے اصول وضوابط بنائے جن کی روشنی میں قرآن سے احکام کو استنباط کیا گیا، قرآن سے احکام کے استنباط پر باقاعدہ کتب لکھی گئی

جو احکام القرآن کہلائی گئی، اس مقالہ میں احکام القرآن کی تاریخ تدوین بیان کی گئی ہے اور عصر حاضر کی نمائندہ کتب پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

احکام القرآن کی تعریف:

"في القرآن الكريم آيات تتضمن الأحكام الفقهية ميزها الفقهاء وفسروها في مصنفات خاصة تعرف ب (أحكام القرآن)"[1]

ترجمہ: "قرآن کریم کی وہ آیات جو فقہی احکام پر مشتمل ہے انہیں احکام القرآن کہا جاتا ہے فقہاء نے اس موضوع پر اپنی مخصوص تصنیفات بھی مرتب کی ہیں"۔

"التفسير الفقهي هو التفسير الذي يعنى فيه بدراسة آيات الأحكام وبيان كيفية استنباط الأحكام منها "[2]

ترجمہ: "فقہی تفسیر یہ وہ تفسیر ہے جس میں احکام کی آیات اور ان سے احکام مستنبط کرنے کی کیفیت کے بیان کا قصد کیا جاتا ہو"۔

احکام القرآن کی تاریخ تدوین:

تفسیر فقہی یا احکام القرآن کی ابتداء عہد رسالت میں ہوئی ہے یہ فی الجملہ تفسیر نبوی کا جزء ہے اس لئے کہ آپ ﷺ پر جملہ آیات میں سے احکام کی آیات بھی نازل ہوتی تھیں، تو حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنے قول اور اور عمل سے ان آیات کی تفسیر کرتے، تو مجمل کو واضح کرتے، مطلق کو مقید کرتے اور عام کو خاص کرتے۔ اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے:

آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ نماز پڑھتے اور انہیں کہتے:

"صلوا كما رأيتموني أصلي"[3]

ترجمہ: "ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھو"۔

اور ان کے ہمراہ حج فرماتے، اور ان سے کہتے:

"خذوا عني مناسككم"[4]

ترجمہ: "مجھ سے حج کے طور طریقے سیکھو"۔

تو یہ قرآن کریم میں نماز اور حج کی آیات کی تفسیر ہے۔ اور اسی طرح زکوۃ بھی ہے، کہ قرآن مجید میں ہمیں زکوۃ ادا کرنے کا حکم ملا ہے اور وہ مجمل ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے معلوم ہوتا ہے:

"وَآتُوا الزَّكَاةَ"[5]،"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ"[6]، "وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ"[7]،

اب کس چیز پر زکوۃ واجب ہے کس پر نہیں ہے؟ مقدار کتنی ہے؟ کب ادا کرنی ہے؟ تو یہ ساری ایسی باتیں ہیں جو مجمل تھیں حضور ﷺ نے اپنے بیان سے ان سب کو واضح فردیا چنانچہ یہ آیات زکوۃ کی تفسیر ہوئی۔

اور اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اس نوع کی آیات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے اہتمام سے سوال کیا کرتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور ﷺ سے کلالہ کے بارے میں پوچھا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپ کے لئے سورہ نساء کی آخری آیت کافی ہے[8]۔

پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے رسول اللہ ﷺ کی اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ان آیات احکام کے مطالب کے میں اجتہاد کرنا شروع کیا جن آیات کے بارے میں نہ تو انہوں نے حضور ﷺ سے پوچھا تھا اور نہ ہی ان کے پاس ان آیات کے بارے علم تھا، مثلاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"إني قد رأيت في الكلالة رأيًا فإن كان صوابًا فمن الله وحده لا شريك له، وإن يك خطأ فمني ومن الشيطان، والله منه بريء أن الكلالة ما خلا الولد والوالد "[9]

ترجمہ: "کلالہ کے بارے میں میری اپنی ایک رائے ہے اگر وہ ٹھیک ہے تو اللہ وحدہ لاشریک لہ کی طرف سے ہے، اور اگر وہ غلط ہے تو میری اور شیطان کی طرف سے ہے، اور اللہ جل جلالہ اس سے بری ہے، وہ یہ کہ کلالہ سے مراد یہ ہے کہ جس کا بیٹا اور باپ نہ ہو"۔

تو یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف سے آیت خداوندی: " وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً"[10] کی تفسیر اور تاویل میں اجتہاد کی مثال ہے۔

اسی طرح صحابہ کرامؓ اوران کے شاگرد (تابعینؒ) کا آیات احکام کی تفسیر و تاویل کے بارے میں خوب اہتمام جاری رہا، یہاں تک کہ مقاتل بن سفیانؒ آئے تو انہوں نے احکام القرآن کے بارے میں سب سے پہلی تفسیر لکھی اور اس کا نام تفسیر خمسمائة آية من القرآن الكريم رکھا[11]۔اور اسی طرح احکام القرآن کتابی شکل میں آگئی۔

احکام القرآن پر لکھی گئی کتب کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. مجرد احکام القرآن، یحیٰ بن آدم بن سلیمانؒ (م203ھ)[12]۔
2. احکام القرآن، محمد بن ادریس شافعیؒ (م204ھ)[13]۔
3. ایجاب التمسک باحکام القرآن، قاضی یحیٰ بن اکثم المروزیؒ (م242ھ)[14]۔
4. احکام القرآن، قاضی امام ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق ازدی بصریؒ (م282ھ)[15]۔
5. احکام القرآن، علی بن موسی حنفیؒ (م305ھ)[16]۔
6. احکام القرآن، امام احمد بن محمد سلامہ ازدی ابو جعفر طحاوی حنفیؒ (م321ھ)[17]۔
7. الجامع لاحکام القرآن، قاسم بن اصبغ قرطبیؒ (م340ھ)[18]۔
8. احکام القرآن، امام احمد بن علی بن ابو بکر بن محمد بغدادی المعروف جصاص رازی حنفیؒ (م370ھ)[19]۔
9. احکام القرآن، احمد بن علی بن احمد الباغانی اندلسیؒ (م401ھ)۔
10. احکام القرآن، احمد بن حسین بیہقیؒ (م458ھ)۔
11. احکام القرآن، امام عمادالدین ابوالحسن علی بن محمد طبری المعروف الکیاالہراسیؒ (م504ھ)[20]۔
12. احکام القرآن، قاضی ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف ابن عربی مالکیؒ (م543ھ)[21]۔
13. احکام القرآن، شیخ عبدالمنعم بن محمد فرس غرناطیؒ (م597ھ)[22]
14. الجامع لاحکام القرآن، ابوعبداللہ محمد بن عمر قرطبیؒ (م671ھ)[23]۔
15. القول الوجیز فی احکام الکتاب، شہاب الدین ابوالعباس علویؒ (م756ھ)۔
16. تلخیص لاحکام القرآن، شیخ جمال الدین محمود القونویؒ (م770ھ)۔[24]
17. تیسیر البیان لاحکام القرآن، جمال الدین محمد بن علیؒ (م808ھ)۔

18. الاکلیل فی اسباب التنزیل، علامہ جلال الدین عبد الرحمن بن ابو بکر السیوطیؒ (م 911ھ)[25]۔

19. منتھی المرام شرح آیات الاحکام، محمد بن حسین بن قاسمؒ[26]۔

20. التفسیرات الاحمدیہ فی بیان الآیات الشرعیۃ، شیخ احمد بن ابی سعید المعروف ملاجیون الامیٹھویؒ (م 1130)۔

21. تفسیر آیات الاحکام، عبد العلی النگرامیؒ (م 1296ھ)۔

22. احکام القرآن، مولانا اشرف علی تھانویؒ۔

23. روائع البیان تفسیر آیات الاحکام من القرآن، شیخ محمد علی صابونیؒ[27]۔

24. نیل المرام فی تفسیر آیات الاحکام، صدیق حسن قنوجی (م 1307ھ)[28]۔

عصر حاضر کی نمائندہ کتب پر تبصرہ

1۔ کتاب احکام القرآن اور اس کے مصنف مولانا اشرف علی تھانویؒ

مصنف کا تعارف:

آپ 1280ھ کو بمقام تھانہ بھون ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے[29]، آپ 20 سال کی عمر میں 1301ھ میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی، آپ کے اساتذہ میں مولانا یعقوب صاحب، مولانا محمود الحسن، مولانا ممدوح تھے، آپ کے تصوف کے شیوخ مولانا رشید احمدؒ اور حضرت حاجی امداد اللہؒ تھے، آپ کے تلامذہ وخلفاء میں مفتی شفیع عثمانیؒ، مفتی حسن امرتسریؒ، مفتی جمیل احمد تھانویؒ، مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، مولانا مسیح اللہ خان جلال آبادیؒ وغیرہ شامل ہیں[30]، آپ کی وفات جولائی 1943 میں ہوئی، آپ کے رسائل اور تصانیف کی تعداد آٹھ سو سے اوپر بنتی ہیں[31]۔

کتاب کا تعارف:

احکام القرآن نہایت ہی عمدہ تحریر ہے ہندوستان وپاکستان میں یہ ایک علمی شاہکار ہے، اس کی تحریر کی وجہ کچھ اس طرح ہوئی کہ 1350ھ میں دارالعلوم دیوبند میں یہ مشورہ ہوا کہ جس طرح احادیث کی کتابوں کا دورہ ایک سال میں پڑھایا جاتا ہے اسی طرح کچھ نصاب تفسیر کا ہو تاکہ دورہ تفسیر شروع کیا جاسکے، اس غرض کیلئے ایک وفد حضرت تھانویؒ کے پاس گیا تاکہ نصاب دورہ تفسیر کیلئے مقرر کیا جاسکیں، اس وقت آپ نے کچھ نصاب مقرر کیا اور ساتھ یہ تجویز دی کہ یہ نصاب اگر کتابی شکل میں تشکیل دیا جائے تو اچھا ہوگا، بہر حال دارالعلوم دیوبند میں کچھ

وجوہات کی بناپر اسکی کتابی شکل تو نہ بن سکی مگر آپ نے اس کی اہمیت کی وجہ سے اسکو ایک الگ نام دلائل قرآن علی مسائل النعمان رکھا، یہ کام آپ نے خود کرانے کا ارادہ کیا، اور 1354ھ میں یہ کام آپ نے حضرت مولانا مفتی شفیع صاحبؒ کے سپرد کیا۔ مفتی شفیعؒ کی دارالعلوم دیوبند میں مصروفیت کی باعث اس کام کو چند علماء کرام میں تقسیم کیا گیا۔ پہلی اور دوسری منزل مولانا ظفر احمد عثمانیؒ (دوسری منزل کی تکمیل مفتی عبدالشکور ترمذیؒ) نے کی، تیسری اور چوتھی منزل مفتی جمیل احمد تھانویؒ نے کی، پانچویں اور چھٹی منزل مفتی شفیع عثمانیؒ اور آخری منزل مولانا ادریس کاندھلویؒ، اور مقدمہ مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے ذمہ لگایا[32]۔

تبصرہ و تجزیہ:

مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب "احکام القرآن" قرآن فہمی فقہ کے لحاظ سے ایک علمی شاہکار ہے اور چودھویں صدی ہجری کی بہترین تصنیف ہے، اس کتاب میں احناف کے اصول وضوابط کو قرآن سے ایسے ہی ثابت کیا گیا ہے جیسے کہ اس سے پہلے اعلاء السنن میں بھی یہ کاوش کی گئی ہے، اس کتاب کے اصول وضوابط حضرت تھانویؒ نے خود تجویز فرمائے اور وہ آیات جن کا تعلق احکامات سے تھا ان کی فہرست بنا کر مفتی شفیعؒ کے سپرد فرمائی، اس کتاب میں صرف حنفی مذہب کے دلائل ہی نہیں بلکہ مطلق احکام خواہ وہ عبادات و معاملات سے متعلق ہو یا ایمانیات و اخلاقیات سے متعلق ہوں سب کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے، بالخصوص جن شرعی احکام میں مستشرقین و مفکرین نے اعتراض کر کے مسلمانوں کے ذہن میں شبہات پیدا کئے ہے ان پر مدلل جوابی بحث کی گئی ہے[33]۔

اس کتاب میں نہ صرف اپنی ذاتی فقہی فہم پر اعتماد کیا ہے بلکہ سابقہ محققین کی تحقیقات کو بھی ذکر کیا ہے اور اگر کوئی فقہی مسئلہ متقدمین کی کتاب میں نہیں ملا تو اسکو فقہی و شرعی قواعد کی روشنی میں بیان کیا ہے، اگر کسی مسئلہ فقیہ کو بیان کیا ہے تو متعلقہ فقہی کتاب کا حوالہ بھی دیا ہے[34]۔

سب سے پہلے احکام القرآن میں متن آیات کو نقل کیا گیا ہے، آیت کو نقل کرنے کے بعد اس کے بعض الفاظ کی لغوی تشریح کی گئی ہے، اس کے بعد آیات سے مسائل کا استخراج کا اہتمام کرتے ہیں، احکام و مسائل کے استخراج میں فقہاء کرام کی آراء اور ان کے دلائل کو تفصیل سے لکھا ہے، مدلول آیت کی وضاحت پیش کی جاتی ہے اور اسکی تائید میں احادیث نقل کی جاتی ہیں، فقہاء کی آراء کو ذکر کرنے کے بعد ترجیح حنفی مسلک کو دی جاتی ہے،

احناف کے دلائل اور اس کی وجوہ ترجیح بھی ذکر کی جاتی ہیں، جواب عن دلائل الخصم کے عنوان سے دیگر ائمہ کے دلائل جواب علمی انداز میں دیا گیا ہے۔ اگر کسی جگہ امام محمدؒ اور امام یوسفؒ کی رائے امام ابو حنیفہؒ سے الگ ہو تو وہاں پر قول راجح کی وضاحت کی گئی ہے، اسی طرح مفتی شفیعؒ نے بعض جدید مسائل پر بھی بحث کی ہے، کچھ مقام پر آپ نے قال العبد الضعیف کے عنوان سے کسی جگہ پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔

اس کتاب میں صرف آیات الاحکام کو ہی ذکر نہیں کیا بلکہ آیات قصص اور آیات امثال پر بھی غور و فکر کر کے مسائل کا استنباط کیا ہے، اس طرح ان کا مقصد نہ صرف احناف کے مذہب کے دلائل کو اکھٹا کرنا تھا بلکہ قرآن کی آیت سے کسی بھی موضوع پر مسئلے کا استنباط ہو سکتا تھا اس کو ذکر کیا ہے۔

احکام القرآن کے بنیادی مصادر میں تفسیر، حدیث، فقہ اور احکام قرآنی پر بنیادی کتابوں کو ماخذ بنایا ہے، سب سے زیادہ جصاص کی احکام القرآن سے استفادہ کیا ہے، اس کے علاوہ ابن العربیؒ کی احکام القرآن، تفسیر احمدیہ، تفسیر مظہری اور علامہ بغدادیؒ کی روح المعانی سے بکثرت استفادہ کیا ہے۔

2۔ احکام القرآن للصابونی:

مصنف کا تعارف:

امام محمد علی صابونیؒ 1930 کو شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے، یہ شہر علم اور علماء کا مسکن تھا، آپ کا خاندان علم و فضل کے اعتبار سے بھی ممتاز تھا، آپ کے والد کا شمار بھی اکابر علماء کرام میں سے تھے، شیخ صابونیؒ نے علوم عربیہ، فرائض اور دیگر علوم اپنے والد شیخ جمیلؒ سے حاصل کئے، پھر ایک مدرسے میں اوئل عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اور کم سنی میں ہی آپ نے شام کے جید علماء سے علم حاصل کیا، آپ نے ابتدائی و ثانوی تعلیم شام سے حاصل کی، اور ثانوی شرعی امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا تو وزارت اوقاف شام نے اپنے خرچ پر اعلیٰ تعلیم کیلئے مصر کے شہر قاہرہ میں جامعہ ازہر بھیجا، جہاں جامعہ ازہر شہادۃ العامیہ کی ڈگری حاصل کی، جو آج کل پی ایچ ڈی کی ڈگری کے برابر ہے، آپ نے مختلف جامعات میں تدریس کی، جن میں نمایاں اُم القریٰ یونیورسٹی ہے۔[35]

کتاب کا تعارف:

شیخ صابونیؒ کی تفسیر کا نام روائع البیان ہے، یہ عصر حاضر کی فقہی تفسیر ہے اس میں صرف احکام سے متعلق آیات کی تفسیر ہے، یہ مختصر تفسیر ہے اور اپنے موضوع کی مکمل عکاسی کرتی ہے، صاحب تفسیر نے دو جلدوں میں تحریر کیا ہے، مصنف شیخ صابونیؒ اس تفسیر کے مقدمے میں لکھتے ہیں:

"اخرجته فی مجلدین إثنین"[36]

ترجمہ: میں نے اسے دو جلدوں میں لکھا ہے۔

آپ نے تفسیر روائع البیان میں قدیم وجدید کتب تفسیر، کتب حدیث، کتب فقہ، اہم کتب علوم القرآن سے استفادہ کیا ہے۔

تبصرہ وتجزیہ:

شیخ صابونی نے اس تفسیر میں خصوصا آیات احکام کو جامع علمی محاضرات کی صورت میں جمع کی ہے، پہلی جلد میں 40 محاضرات اور دوسری جلد میں 30 محاضرات شامل ہیں، ہر محاضرے کے ذیل میں احکام والی آیات کی مناسبت سے عنوانات قائم کئے ہیں، مثال کے طور پر "المحاضرة الاولی: فاتحة الکتاب"، "المحاضرة التاسعة: فریضة الصیام علی المسلمین" دونوں جلدوں میں آپ نے یہی ترتیب قائم رکھی ہے۔

آپ خود لکھتے ہیں:

"جمعت فیه الآیات الأحکام خاصة علی شکل محاضرات علمیة جامعة "[37]

شیخ صابونیؒ نے آیت قرآنیہ کا اسباب نزول بیان کرنے کے ساتھ ساتھ لطائف التفسیر بیان کرتے ہیں جو بلاغت کی باریک بینی پر مشتمل ہے، آپ نے قرآنی آیات کی قراءت کو وجوہ القراءات کے عنوان سے ذکر کیا ہے، آپ نے آیات سے استنباط احکام کا خاص اہتمام کیا ہے، احکام الشرعیہ کے موضوع کے تحت قرآنی آیات سے فقہی مسائل کو ذکر کرتے ہیں اور پھر متعلقہ مسائل میں فقہاء کرام کی آراء اور مذاہب ائمہ کرام کو بیان کرتے ہیں۔ شیخ صابونیؒ خود لکھتے ہیں کہ یہ تفسیر پختگی میں قدیم اور سہولت میں جدید انداز کو جامع ہے اور وہ طریقہ اپنایا ہے جو جدید اور آسان ہے[38]۔

شیخ صابونیؒ نے اپنی تفسیر میں تمام بنیادی مصادر کتب تفسیر، حدیث، فقہ، لغت، علوم القرآن سے استفادہ کیا ہے ان کتب تفسیر میں احکام القرآن للجصاص، الجامع لاحکام القرآن، تفسیر کشاف وغیرہ شامل ہیں۔

3۔ نیل المرام صدیق حسن خان۔

مصنف کا تعارف:

آپ کی پیدائش اکتوبر 1832ء کو بریلی ہندوستان میں ہوئی، آپ نے حصول علم کیلئے بھوپال، بلگرام، ٹونک، کانپور اور دہلی وغیرہ کا سفر کیا اور بڑے بڑے علماء سے علم حاصل کیا، بریلی آپکا ننھیالی شہر تھا جبکہ آبائی شہر قنوج تھا، پھر اپنے وطن بھوپال میں وفات تک درس وتدریس، تصنیف وتالیف کا سلسلہ جاری رکھا، آپ کی وفات 1890ء میں ہوئی، آپ کی تصنیفات کی تعداد 200 سے زائد ہیں۔

کتاب کا تعارف:

آپ کی دو تفاسیر معروف ہیں، فتح البیان فی مقاصد القرآن، نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام۔ آپ نے نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام میں ان آیتوں کی تفسیر بیان کی ہے جن کا تعلق احکام سے ہے اور ایسی آیتوں کا کی تعداد نواب صاحب کے نزدیک 200 کے قریب ہے آپ کی یہ تفسیر مختلف اداروں نے شائع کی ہے، ان میں ایک اشاعتی ادارہ جامعہ تعلیم الاسلام فیصل آباد ہے۔

تبصرہ وتجزیہ:

آپ کی تفسیر 354 صفات پر مشتمل ہے آغاز میں مقدمہ ہے، 34 سورتوں کی آیات الاحکام کو ذکر کیا ہے، ان سورتوں میں البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ، الانعام، الاعراف، الانفال، التوبۃ، ھود، النحل، الاسراء، طہ، الحج، النور، الفرقان، القصص، محمد، الفتح، الحجرات، النجم، الواقعۃ، الحدید، الحشر، الممتحنہ، الجمعۃ، المنافقین، الطلاق، التحریم، نوح، المزمل، المدثر، الماعون اور الکوثر شامل ہیں۔

مذکورہ بالا سورتوں کی 235 آیات کو منتخب کر کے ان سے احکام کا استخراج کیا ہے، ان آیات میں سورہ البقرہ کی 68، سورہ النساء کی 37، المائدہ کی 21، الانفال کی 13، التوبۃ کی 21، النور کی 12 آیات شامل ہیں۔

"نواب صدیق حسن خانؒ نے آیات احکام کی دو اقسام بیان کی ہیں:

پہلی قسم وہ آیات ہے جن کا مدلول واضح ہوتا ہے، لیکن بعض اوقات ایسی آیات بھی ہوتی ہیں جن کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے استدلال کی ضرورت پیش آتی ہے، جیسے آیات وضو وتیمم۔

دوسری قسم وہ آیات ہیں جن سے مخصوص مسائل کے استدلال کی صحیح اور غیر صحیح پر فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے، مثال کے طور پر قرآن حکیم کی آیت (لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً)[39]،[40]۔

نواب صدیق حسن خانؒ اپنی احکام القرآن میں سب سے پہلے سورت کا نام اور اس کی آیات کی تعداد اور پھر سورت مکی یا مدنی ہے یا کتنی آیات مکی اور کتنی تعداد مدنی ہے وہ تحریر کرتے ہیں، پھر اگر کسی سورت کے کئی نام ہوں تو ان ناموں کو ذکر کرتے ہیں، سب سے پہلے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 29 کی تفسیر لکھتے ہیں۔[41]

اسی طرح عبادات (نماز، روزہ، زکوۃ، حج) و معاملات (نکاح، طلاق، میراث، حلال و حرام) اور ان کے علاوہ شرعی احکام و مسائل مکمل تفصیل کے ساتھ لکھتے ہیں نیز آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فقہاء کے اقوال نقل کرتے ہیں، پھر ممکن ہو تو آیت کی تفسیر کیلئے حدیث پیش کرتے ہیں[42]۔

مفسرین کے نزدیک قرآن کی بہترین تفسیر کا طریقہ یہ ہے کہ تفسیر قرآن سے کی جائے یا احادیث سے کی جائے، تو آپ نے کوشش کی ہے کہ قرآن کی تفسیر قرآن یا پھر احادیث سے کی جائے۔

4۔ احکام القرآن لجلال الدین قادری:

مصنف کا تعارف:

آپ کا نام مولانا محمد جلال الدین قادری ہیں۔ کنیت ابو سعید جبکہ لقب مفسر قرآن ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت 29جولائی/ 1938ء، بروز جمعہ اپنے آبائی گاؤں "چوہدو" تحصیل کھاریاں، ضلع گجرات (پنجاب، پاکستان) میں ہوئی۔ آپ نے ناظرہ قرآن مجید اور فارسی کی ابتدائی کتب مولانا فضل دینؒ (تایا) سے پڑھیں۔ مارچ 1958ء میں میٹرک پاس کرنے کے بعد درس نظامی پڑھنے کے لیے پہلے جامعہ غوثیہ نظامیہ وزیر آباد میں داخلہ لیا اور وہیں کتبِ متداولہ کی تعلیم حاصل کی، پھر محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد رضوی علیہ الرحمۃ سے دورہ حدیث پڑھ کر فروری 1961ء کو سندِ فراغت حاصل کی۔ 12 جنوری 2008 کو ہفتہ کے دن مغرب کی نماز کے بعد 6 بج کر 35 منٹ پر فوت ہوئے[43]۔

تبصرہ و تجزیہ:

یہ کتاب موجودہ زمانے میں اردو زبان میں احکام القرآن بہترین کاوش ہے اس میں فاضل مصنف نے قرآن کریم سے مسائل کے استخراج میں کوشش کی ہے، شروع میں مصنف نے علمی ماحول دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے ابتدائی آیات میں ذرااختصار سے کام لیاہے، پھر جیسے ہی کتب دستیاب ہوتی گئی اس قدر تفصیل کے ساتھ مسائل واحکام کو قلم بند کرتے رہے اور اسی طرح فاضل مصنف لکھتے ہیں کہ مصادر و مراجع کا اضافہ ہوتا گیا"[44]۔

مولانا جلال الدینؒ حل لغات عنوان کے تحت لغوی و معانی ذکر کرنے میں لغات القرآن اور احکام القرآن پر لکھی گئی کتب سے استفادہ کرتے ہیں اور باقاعدہ طور ہر ان کتب کا حوالہ دیتے ہیں، جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر 43 کے ذیل میں لفظ زکوٰۃ کا لغوی اور اصطلاحی معنیٰ ذکر کرنے کے بعد حوالہ میں لغات القرآن اور احکام القرآن پر لکھی گئی کتب کا حوالہ دیا ہے[45]۔

آپ جب کسی کلمہ کی تفسیر کرتے ہیں تو تفسیر کرنے میں قدیم تفاسیر سے استفادہ کرتے ہیں اور حوالہ میں تمام تفاسیر کا حوالہ ایک ساتھ دیتے ہیں، مثلا سورہ بقرہ کی آیت نمبر 29 میں لفظ ''لکم'' کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہاں لام انتفاع کے معنی میں ہے،، اور پھر چھ تفاسیر کا اکھٹا حوالہ دیا ہے[46]۔

جب کسی آیت کا شان نزول (آیت کے تحت نازل ہونے کا واقعہ) موجود ہو تو اس واقعہ اور شان نزول کو حل لغات کے بعد لاتے ہیں جیسا کہ سورہ نساء کی آیت 148 کو تفسیر میں حل لغات کے بعد شان نزول کو ذکر کیا ہے[47]۔

اگر ایک لفظ لغوی معنی کے علاوہ دوسرے معنی میں مستعمل ہو تو اس کی نشاندہی بھی کرتے ہیں، کہ اس کا لفظی معنی تو یہ ہے لیکن یہاں پر یہ لفظ اس معنی میں استعمال ہوا ہے اور وہ معنی ذکر کرنے کے بعد اس پر قرآن مجید سے دلائل دیتے ہیں، کہ قرآن کریم میں ایسی مثالیں بکثرت ملتی ہیں مثلا سورہ بقرہ کی آیت 231 میں "بلوغ" کا معنی ذکر کرتے ہو لکھتے ہیں: بلوغ کا معنی انتہاء کو پہنچ جانا مگر قریب پہنچنے کو بھی بلوغ کہہ لیتے ہیں اور پھر قرآن کریم سے اور مثالیں بیان کی ہیں[48]۔

حل لغات میں جب کسی اہل لغت کے امام کا قول موجود ہو تو لغوی معنی ذکر کرنے کے بعد اسکا قول بھی ذکر کرتے ہیں مثلا سورہ بقرہ آیت 158 کے تحت لفظ "إعتمر" کا لغوی معنی ذکر کرنے کے بعد امام راغب اصفہانیؒ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ایسی زیارت جس میں محبت کی علامت پائی جائے[49]۔

مصنفؒ بھی جمہور مفسرین کی طرح تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالحدیث کے بعد قرآنی آیات کی تفسیر میں اگر اقوال صحابہ موجود ہوں تو ان کے اقوال کو لیتے ہیں اور ان کے اقوال کے ذریعے آیات قرآنیہ کی تفسیر کرتے ہیں۔ مصنف چونکہ فقہ حنفی سے تعلق رکھتے ہیں اس وجہ سے ان کی تفسیر پر بھی فقہ حنفی کی چھاپ جابجا نظر آتی ہے۔

5۔ تفسیر احمدیہ لملاجیونؒ:

مصنف کا تعارف:

التفسیرات الاحمدیہ کے مصنف کا پورا نام شیخ احمد بن سعید المعروف ملا جیونؒ ہے، آپ فقیہ، محدث، اصولی، جامع معقول و منقول تھے، آپ اورنگ زیب عالمگیر کے استاد اور صاحب فتوٰی تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ 25 شعبان 1047ھ کو لکھنو کے قصبہ امیٹھی میں پیدا ہوئے، 4 سال کی عمر میں حفظ شروع کیا اور 7 سال کی عمر میں حفظ مکمل کیا، پھر دیگر علوم کی طرف توجہ دی، بعض درسی کتب شیخ محمد صادقؒ سے حاصل کی، بعض کتابیں مولانا لطیف اللہ گوردیؒ سے پڑھیں۔ 22 سال کی عمر میں علوم درسیہ سے فراغت حاصل کرلی، پھر واپس اپنے علاقہ میں درس و تدریس میں مصروف ہوگئے، ملاجیونؒ نے پچپن سال کی عمر میں حرمین شریفین کی زیارت کا قصد کیا اور وہاں تشریف لے جاکر تقریبا پانچ سال قیام کیا، وہاں آپ نے بہت سے علماء سے ملاقات کی اور دینی علوم حاصل کئے، آپ کی وفات 1130ھ کو دہلی میں ہوئی۔ آپ نے تفسیر و اصول فقہ میں بلند پایہ کتب لکھی[50]۔

کتاب کا تعارف:

التفسیر الاحمدیہ ایک ایسی تصنیف ہے جس میں تقریباً 500 سو آیات جو احکام سے متعلق ہیں انکو نہ صرف جمع کیا گیا ہے بلکہ ان کی تفسیر احناف کی مذہب کے مطابق کی گئی ہے۔ احکام القرآن کے عنوان یا فقہی تفسیر کے نام

سے برصغیر میں یہ پہلی کاوش ہے، اس کتاب کی اہم خصوصیت یہ تھی کہ یہ ملا جیونؒ کے طالب علمی کے زمانے کی تصنیف ہے آپ نے اپنی درسی مصروفیات کے ساتھ ساتھ اس کتاب کو 6 سال کے قلیل عرصے میں مکمل کیا، آپ خود کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں:

میں نے اس کتاب کی تصنیف کا کام امیٹھی میں اپنی عمر کے سولہویں برس میں شروع کیا، جبکہ میں حسامی پڑھا کرتا تھا اور یہ 1064ھ کا واقعہ ہے اور امیٹھی ہی میں میں نے 1069ھ میں اس کتاب کو مکمل کیا[51]۔

فاضل مصنف خود اپنی کتاب کی وجہ تالیف ذکر کرتے ہیں ااور لکھتے ہیں کہ امام غزالیؒ جو اجل علماء امت میں سے ہے انہوں سے حسب استطاعت قرآن کریم کی آیات احکام جمع کی تھیں اور یہ آیات بغیر کمی بیشی کے 500 سو تک پہنچ گئی تھی اور پھر عرصہ تک ان کو تلاش کرتا رہا، پھر مجھے الہامی زبان سے حکم دیا گیا کہ میں اللہ کی مدد سے ان آیات کا استنباط اور استخراج کردوں، پس میں نے قرآنی ترتیب سے وہ تمام آیات جن سے احکام فقہ، قواعد اور مسائل کلامیہ کا استنباط ہو سکتا ہے، اخذ کیں، اور اچھے طریقے سے تفسیر بیان کی[52]۔

تبصرہ و تجزیہ:

مصنفؒ نے اپنی کتاب میں صرف ان آیات کا انتخاب کیا ہے جس میں صراحتاً یا کنایۃً کسی مسئلہ کی طرف اشارہ موجود تھا اور آیات قصص وہی منتخب کی جس میں کوئی نہ کوئی شرعی مسئلہ پوشیدہ تھا[53]۔ آپ نے جن کتب کو بنیاد بنایا ہے ان کی وضاحت آپ نے خود مقدمہ الکتاب میں کی ہے، جن کتابوں سے مدد لی ہے وہ کتابیں مختلف علوم و فنون پر مشتمل ہے ان میں تفسیر انوار التنزیل، مدارک التاویل، الاتقان فی علوم القرآن، تفسیر کشاف۔ فقہ کی کتب میں شرح الوقایہ، ہدایہ مع شروح وحواشی اور فتاوٰی حمادیہ فی مسائل فقہیہ منتخب کی۔ کتب اصول میں اصول بزدوی، کتاب التوضیح اور اسکی شرح التلویح اور مختصر اصول ابن حاجب۔ کتب کلام میں علامہ سعد الدین تفتازانیؒ کی شرح العقائد شامل ہے[54]۔

مصنفؒ نے تفسیر میں قرآن کی صرف 59 سورتوں سے احکام کی آیات کو منتخب کیا ہے اور ان آیات سے مسائل و احکام کا استنباط کیا ہے، مصنفؒ نے تقریبا 280 مسائل بیان کئے ہیں یہ مسائل ان سورتوں میں مذکور ہے سورہ بقرہ 45، سورہ النساء 40، سورہ المائدہ میں 17، سورہ انعام میں 10 سورہ اعراف میں 8، سورہ انفال میں ۱۱، سورہ

توبہ میں 17، سورہ النحل میں 8، سورہ النور میں 13، سورہ احزاب میں 10، سورہ الفتح میں 6، سورہ الطلاق میں 7 مسائل جبکہ دیگر سورتوں میں ایک سے پانچ تک مسائل بیان کئے ہیں، ان مسائل کا جائزہ لینے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ملاجیونؒ نے اپنی تفسیر میں 3 قسم کے مسائل کا استنباط کیا ہے اولاً فقہی مسائل، دوئم قواعد اصولیہ اور سوئم کلامی مسائل۔

فقہی مسائل کے بارے میں ان کا طریقہ کا یہ ہے کہ وہ جب کسی آیت سے کسی مسئلہ کا استنباط کرتے ہیں تو اس مسئلہ کے ضمن میں دیگر چیزوں کا بیان بھی کرتے ہیں، جیسے آیات کے مختلف شان نزول، الفاظ وکلمات کی لغوی تشریح جیسے لفظ قنوط اور مشابہ وغیرہ، مصنفؒ قرات کا اختلاف، نحوی مسائل لفظ آیات کی نحوی ترکیب، اسم اور مسمیٰ کا ایک ہونا اور ان میں مغایرت کا نہ پایا جانا بیان کرتے ہیں، اسی طرح مصنفؒ اصطلاحات کی مختلف تعریفیں بھی کرتے ہیں جیسے نسخ، انساء وغیرہ۔ کسی آیت کے ذیل میں شان نزول اگر ہو تو وہ بیان کرتے ہیں پھر اس آیت کے بارے میں منقول احادیث، آثار صحابہ اور فقہاء کرام کی آراء اور مفسرین کے اقوال کو بیان کرتے ہیں۔

ملاجیونؒ حنفی فقیہ ہے اسی وجہ سے وہ اپنی تفسیر میں قرآنی احکام بیان کرتے ہوئے جگہ جگہ احناف کی فقہی آراء کو باقی مذاہب پر ترجیح دیتے ہیں احناف کے مخالف اقوال کا احناف کے فقہاء کی آراء کی روشنی میں رد کرتے ہیں اور دفاع احناف میں ''نحن نقول فی اصولنا'' یا " فی کتبنا " کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، کسی بھی زیر بحث مسئلہ میں دیگر فقہاء کی آراء و دلائل بیان کرتے ہیں اور پھر احناف کی دلائل اور احناف کے دفاع میں قرآن و سنت، اجماع وقیاس سے بھی استدلال کرتے ہیں[55]۔ قرآن کریم میں کچھ احکام بار بار بیان ہوئے ہے تو مصنفؒ نے ان تمام احکام کو ایک جگہ تفصیل کے ساتھ بیان کر دیتے ہیں ان احکام کو دوبارہ مماثل آیات کے ذیل میں پھر ذکر نہیں کرتے۔

نتائج البحث:

1. تفسیر فقہی کا آغاز دورِ نبوی ﷺ میں ہوا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو قرآن کریم سمجھنے میں اگر کسی جگہ گرانی ہوتی تو آپ ﷺ کی طرف رجوع فرماتے اور آپ ﷺ اسکی تشریح فرمادیتے تھے۔

2. بعض اوقات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا آپس میں ایک دوسرے سے فقہی اختلاف ہو جاتا تھا، لیکن حق کے مقابلہ میں اپنی ذاتی رائے کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے، یہی وجہ تھی کہ اگر ایک صحابی نے کسی آیت قرآنی کا ایک مطلب و مفہوم بیان کر دیا اور پھر کسی دوسرے صحابی نے ایسا مطلب و مفہوم بیان کر دیا جو پہلے سے زیادہ واضح ہوتا اور صحیح ہوتا تو وہ اس کی کی طرف رجوع کر لیتے تھے۔

3. صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اور تابعینؒ نے فقہی آیات کی تفسیر کا خوب التزام فرمایا۔

4. عہد رسالت اور عہد صحابہ کے بعد ائمہ کرام ،فقہاء کرام نے قرآن وسنت کی روشنی میں ایسے اصول وضوابط بنائے جن کی روشنی میں قرآن سے احکام کا استنباط کیا گیا، قرآن سے احکام کے استنباط پر باقاعدہ کتب لکھی گئی جو احکام القرآن کہلائی گئیں۔

5. احکام القرآن پر سب سے پہلے جو تفسیر لکھی گئی ہے وہ مقاتل بن سفیانؒ کی ہے اور اس کا نام **''تفسیر خمسمائة آية من القرآن الكريم''** ہے،اسی کے ساتھ احکام القرآن کو کتابی شکل مل گئی،اوراُن کے بعد دوسرے ائمہ نے اس باب میں تحریر کرنے کا آغاز کیا۔

6. مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب ''احکام القرآن'' فقہ کے لحاظ سے فہم قرآن کا ایک علمی شاہکار ہے اور چودھویں صدی ہجری کی بہترین تصنیف ہے،اس کتاب میں صرف حنفی مذہب کے دلائل ہی نہیں بلکہ مطلق احکام خواہ وہ عبادات ومعاملات سے متعلق ہو یا ایمانیات واخلاقیات سے متعلق ہوں سب کو احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے،بالخصوص جن شرعی احکام میں مستشرقین ومفکرین نے اعتراض کر کے مسلمانوں کے ذہن میں شبہات پیدا کئے ہے ان پر مدلل جوابی بحث کی گئی ہے،انہوں نے اس کے بنیادی مصادر میں تفسیر،حدیث،فقہ اور احکام قرآنی پر بنیادی کتابوں کو ماخذ بنایا ہے،سب سے زیادہ جصاص کی احکام القرآن سے استفادہ کیا ہے،اس کے علاوہ ابن العربیؒ کی احکام القرآن، تفسیر احمدیہ، تفسیر مظہری اور علامہ بغدادیؒ کی روح المعانی سے بکثرت استفادہ کیا ہے۔

7. امام محمد علی صابونیؒ نے اپنی کتاب "روائع البیان" میں آیت قرآنیہ کا اسباب نزول بیان کرنے کے ساتھ ساتھ لطائف التفسیر بھی بیان کیا ہے، اسی طرح آیات سے استنباط احکام کا خاص اہتمام کیا ہے، احکام الشرعیہ کے موضوع کے تحت قرآنی آیات سے فقہی مسائل کو ذکر کیا ہے، اور پھر متعلقہ مسائل میں فقہاء کرام کی آراء اور مذاہب ائمہ کرام کو بیان کیا ہے۔ آپ نے اپنی تفسیر میں تمام بنیادی مصادر کتب تفسیر، حدیث، فقہ، لغت، علوم القرآن سے استفادہ کیا ہے ان کتب تفسیر میں احکام القرآن للجصاص، الجامع لاحکام القرآن، تفسیر کشاف وغیرہ شامل ہیں۔

8. مولانا صدیق حسن خان نے اپنی تفسیر "نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام" میں 34 سورتوں کی آیات الاحکام کو ذکر کیا ہے، انہوں نے اپنی تفسیر میں اسمائے سورت، تعداد آیات، اقسام سورت (مکی۔ مدنی) اقسام آیات (مکی یا مدنی) کو ذکر کیا ہے، پھر اگر کسی سورت کے کئی نام ہوں تو ان ناموں کو ذکر کیا ہے، اسی طرح عبادات (نماز، روزہ، زکوۃ، حج) و معاملات (نکاح، طلاق، میراث، حلال و حرام) اور ان کے علاوہ شرعی احکام و مسائل مکمل تفصیل کے ساتھ لکھا ہے، آپ نے کوشش کی ہے کہ قرآن کی تفسیر قرآن یا پھر احادیث سے کی جائے۔

9. مولانا محمد جلال الدین قادریؒ نے اپنی تفسیر "احکام القرآن" میں قرآن کریم سے مسائل کے استخراج میں کوشش کی ہے، اس تفسیر میں انہوں نے قدیم تفاسیر، لغات القرآن اور احکام القرآن پر لکھی گئی کتب سے استفادہ کیا ہے، اور باقاعدہ طور ہر ان کتب کا حوالہ دیا ہے، اسی طرح مصنفؒ نے جمہور مفسرین کی طرح تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث، تفسیر القرآن باقوال الصحابہ اور تفسیر القرآن باقوال التابعین کا التزام بھی فرمایا ہے۔ مصنفؒ چونکہ فقہ حنفی سے تعلق رکھتے ہیں اس وجہ سے ان کی تفسیر پر بھی فقہ حنفی کی چھاپ جا بجا نظر آتی ہے۔

10. مولانا، فقیہ، محدث احمد بن سعیدؒ نے اپنی تفسیر "تفسیرات احمدیہ" میں تقریباً 500 سو آیات جو احکام سے متعلق ہیں اُن کی تفسیر احناف کی مذہب کے مطابق کی ہے۔ احکام القرآن کے عنوان یا فقہی تفسیر کے نام سے برصغیر میں یہ پہلی کاوش ہے، آپ نے جن کتب کو بنیاد بنایا ہے وہ کتابیں مختلف علوم و فنون (تفسیر،

فقہ، اصول، کلام) پر مشتمل ہے، مصنفؒ نے تفسیر میں قرآن کی صرف 59 سورتوں سے احکام کی آیات کو منتخب کیا ہے اور ان آیات سے مسائل و احکام کا استنباط کیا ہے، مصنفؒ نے تقریبا280 مسائل بیان کئے ہیں، ملا جیونؒ حنفی فقیہ ہے اسی وجہ سے اپنی تفسیر میں قرآنی احکام بیان کرتے ہوئے جگہ جگہ احناف کی فقہی آراء کو باقی مذاہب پر ترجیح دی ہے۔

مصادر و مراجع

---

[1] ہراسی، علی بن محمد بن علی، احکام القرآن، محقق: موسی محمد علی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، طبع: دوم، 1405ھ، ص:1

Hirāsī, 'Alī bin Muḥammad bin Alī, Aḥkām al Qur'ān, (Beirūt: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, Beirut, 2nd Edition, 1405), P:1

[2] نور الدین محمد عتر حلبی، علوم القرآن الکریم، مطبعۃ الصباح– دمشق، طبع: اول، 1414ھ، 1/103

Nūr al Dīn Muḥmmad 'Itar Ḥalbī, 'Ulūm al Qurān, (Dimishq: Maṭba'ah al Ṣabāḥ, 1st Edition, 1414), 1:103

[3] شافعی، محمد بن ادریس، مسند الامام الشافعی، کتاب الصلاۃ، الباب السابع فی الجماعۃ واحکام الامامۃ، رقم: 319، دار الکتب العلمیہ، بیروت – لبنان، 1370

Shāfi'ī, Muḥmmad bin Idrīs, Musnad al Imām al Shāfi'ī, (Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1951), Ḥadīth No: 319

[4] قرطبی، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد، جامع بیان العلم وفضلہ، باب فی ابتداء العالم جلساءہ بالفائدۃ وقولہ: سلونی وحرصہم علی أن یؤخذ ما عندھم، رقم: 721، دار ابن الجوزی، المملکۃ العربیۃ السعودیہ، طبع: اول، 1414ھ

Qurtabī, Abū 'Umar Yūsuf bin 'Abduulah bin Muḥmmad, Jāmi' Bayān al 'Ilam wa Faḍlih, (Dār ibn al Jawzī, Al Mamlikah al 'Arabiyyah al Sa'ūdi, 1st Edition, 1414), Ḥadīth No:721

[5] البقرۃ: 43

Al Baqarah: 43

[6] البقرۃ: 267

Al Baqarah: 267

[7] الانعام: 141

Al An'ām: 141

[8] ابن حنبل، احمد بن محمد، مسند احمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالہ، طبع: اول، 1421ھ، 1/312

Ibn Ḥambal, Aḥmad bin Muḥammad, Musnad Aḥmad, (Beirūt: Mo'assasah al Risālah, 1st Edition, 1421), 1/312

[9] ابن جریر طبری، محمد بن جریر، جامع البیان فی تاویل القرآن، محقق: احمد محمد شاکر، مؤسسۃ الرسالہ، طبع: اول، 1420ھ، 8/53

Ibn Jarīr Al Ṭibarī, Muḥmmad bin Jarīr, Jāmi' al Bayān Fī Ta'wīl al Qurān, (Mo'assasah al Risālah, 1420), 8/53

[10] النساء:12

Al Nisā‘: 12

[11] علوم الشریعہ والقانون، جامعہ اردنیہ، 35، 2008/430

’Ulūm al Sharī’ah wal Qānūn, Jāmi’ah Urduniyyah, 35, 2008/430

[12] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 23/280

Urdu Dā‘irah Ma’ārif Islāmiyyah, (Lahore: Punjab University), 23/280

[13] خلیفہ، مصطفی بن عبداللہ، کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون، مکتبہ حنفیہ کوئٹہ، 6/9

Khalīfah, Muṣṭafā bin ’Abdullāh, Kashf al Ẓunūn ’An Asāmil Kutub wal FunūN, (Quetta: Maktabah Ḥanafiyyah), 6/9

[14] ایضًا

Ibid

[15] عثمانی، مفتی محمد تقی عثمانی، مقدمہ احکام القرآن، ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی، ص:7

’Uthmānī, Muftī Muḥmmad Taqī ’Uthmānī, Muqaddimah Aḥkām al Qurān, (Karachi: Idārah alQurān wal ’Ulūm al Islāmiyyah), P:7

[16] ایضًا

Ibid

[17] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، 16/598

Urdu Dā‘irah Ma’ārif Islāmiyyah, (Lahore: Punjab University), 16/598

[18] مقدمہ احکام القرآن (لمفتی محمد تقی عثمانی)، ص:7

’Uthmānī, Muftī Muḥmmad Taqī ’Uthmānī, Muqaddimah Aḥkām alQurān, P:7

[19] حریری، غلام احمد، تاریخ تفسیر ومفسرین، ملک سنز پبلشرز، فیصل آباد، ص:599

Ḥarīrī, Ghulām Ahamad, Tārīkh Tafsīr wa Mufassirīn, (Faisal Abad: Malak suns publishers). P: 599

[20] ایضًا

Ibid

[21] ابن عربی، ابو بکر محمد بن عبداللہ، احکام القرآن لابن العربی، دار المعرفہ، بیروت، 1/7

Ibn ’Arabī, Abū Bakr Muḥmmad bin ’Abdullāh, Aḥkām al Qurān ’Alī Ibn al ’Arabī, (Beirūt: Dār al Ma’rifah), 1/7

[22] قادری، مولانا محمد جلال الدین، احکام القرآن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، 1/15

Qādrī, Mawlānā Muḥammad Jalāl al Dīn, Aḥkām al Qurān, (Lahore: Diā al Qurān, Publications), 1/15

[23] قرطبی، ابو عبداللہ محمد بن عمر، مقدمہ الجامع لاحکام القرآن، دار الکتاب العربی، مصر، 1/2

Qurtabī, Abū ’Abduulah Muḥmmad bin ’Umar, Muqaddimah Al Jāmi’ li Aḥkām al Qurān, (Egypt: Dār al Kitāb al ’Arabī), 1/2

[24] احکام القرآن للقادری، 1/15

Aḥkām al Qurān lil Qādrī, 1/15

[25] ایضًا

Ibid

[26] تاریخ تفسیر ومفسرین، ص:619

Tārīkh Tafsīr wa Mufassirīn, P:619

[27] صابونی، محمد علی، روائع البیان تفسیر آیات الاحکام من القرآن، مکتبہ الغزالی، دمشق، 2/31

Ṣābūnī, Muḥmmad ’Alī, Rawāi‘ al Bayān Tafsīr Āyāt al Aḥkām min al Qurān, (Dimishq: Maktabah al Ghazālī), 2/31

[28] قنوجی، صدیق حسن، نیل المرام فی تفسیر آیات الاحکام، مکتبہ تجاریۃ الکبریٰ، مصر، 1/2

Qanūjī, Ṣiddīq Ḥasan, Nayl al MarāM Fī Tafsīr Āyā al Aḥkām, (Egypt: Maktabah Tijāriyyah al Kubrā), 1/2

[29] امداد الفتاویٰ، مکتبہ دار العلوم کراچی، 1/35

Imdād al Fatāwā, (Karachi: Maktabah Dār al ’Ulūm), 1/35

[30] عثمانی، مفتی مولانا تقی، نقوش رفتگاں، مکتبہ معارف القرآن کراچی، ص:359

’Uthmānī, Muftī taqī, Nuqūsh Raftagān, (Karachi: Maktabah Ma’ārif al Qurān), P: 359

[31] مجذوب، خواجہ عزیز الحسن، اشرف السوانح، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان، پاکستان

Majdhūb, Khwājah ’Azīz al Ḥasan, Ashraf al Sawāniḥ, (Multan: Idārah Ta‘līfāt Ashrafiyyah)

[32] مولانا ظفر احمد عثمانی، نوار النظر، مجلس صیانۃ المسلمین، لاہور، 1388ھ، 2/139، ۳۹، تالیف احکام القرآن عربی، الصیانہ (ماہنامہ) فروری 1993ء

Mawlānā Ẓafar Aḥmad ’Uthmānī, Nawār al Naẓar, (Lahore: Majlas Ṣiyānah al Muslimīn 1388), 2/139 / Ta‘līf Aḥkām al Qurān ’Arabī, Al Ṣiyānah (Mahnāmah), February, 1993

[33] تالیف احکام القرآن عربی، ماہنامہ الصیانہ، مارچ 1993

Ta‘līf AḥkāM al Qurān ’Arabī, Al Ṣiyānah (Mahnāmah), March, 1993

[34] اشرف السوانح، ص:215

Ashraf al Sawāniḥ, P: 215

[35] https://islamqa.info

[36] صابونی، محمد علی: روائع البیان فی تفسیر آیات الاحکام من القرآن، مکتبۃ الغزالی، شام، 1980ء مقدمہ، ص:8

Ṣābūnī, Muḥmmad ’Alī, Rawāi‘ al Bayān Tafsīr Āyāt al Aḥkām min al Qurān, (Shām: Maktabah al Ghazālī, 1980), Muqaddimah, P:8

[37] ایضًا

Ibid

[38] ایضًا، ص:9

Ibid, P:9

[39] النحل: 8

Al Naḥl: 8

[40] نواب، صدیق حسن خان، نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام، جامعہ تعلیم الاسلام، فیصل آباد، ص:1

Nawāb, Ṣiddīq Ḥasan, Nayl al MarāM Fī Tafsīr Āyā al Aḥkām, (Faisal Abad: Jāmi'ah Ta'līm al Islām), P:1

[41] ایضاً، ص:2، 3

Ibid, P:2,3

[42] ایضاً، ص:17

Ibid, P:17

[43] https://www.ziaetaiba.com/ur/scholar/hazrat-molana-muhammad-jalaluddin-qadri-rizvi

[44] احکام القرآن للقادری، 1/17

Aḥkām al Qurān lil Qādrī, 1/17

[45] ایضًا، 1/24

Ibid, 1/24

[46] ایضًا، 1/19

Ibid, 1/19

[47] ایضًا، 2/547

Ibid, 2/547

[48] ایضًا، 1/559

Ibid, 1/559

[49] ایضًا، 1/88

Ibid, 1/88

[50] سکروڈی، جمیل احمد، قوت الاخیار شرح نور الانوار، مکتبہ سید احمد شہید، اکوڑہ خٹک، ص:8

Sakrūddī, Jamīl Aḥmad, Qūt al Akhyār Sharḥ Nūr al Anwār (Akora Khattak: Maktabah Sayyad Aḥmad Shahīd), P:8

[51] ملا جیون، شیخ احمد، التفسیرات الاحمدیہ، مکتبہ حقانیہ، پشاور، ص:742

Mullā Jīwan, Shaykh Aḥmad, Al Tafsīrāt al Aḥmadiyyah, (Peshawar: Maktabah Ḥaqqāniyyah), P: 742

[52] ایضاً، ص:6، 7

Ibid, P: 6,7

[53] ایضاً، ص:7، 8

Ibid, P: 7,8

[54] ایضاً، ص:7

Ibid, P: 7

[55] ایضاً، ص:16، 17

Ibid, P: 16, 17